ریگزار کے کنارے ریوڑ کے ساتھ ایک ہفتہ گزارنے والے چرواہے کی کہانی

نامہ نگار خصوصی

صبح کے چار بجے جب ریگزار میں ابھی اندھیرا پوری طرح چھٹا بھی نہیں ہوتا، تو ریوڑ کے ساتھ ریگزار کے کنارے بیٹھا ایک چرواہا اپنی لاٹھی ٹیک کر اٹھتا ہے۔ اس کے ریوڑ میں ساٹھ کے قریب بکریاں ہیں اور ان کے ساتھ ایک کتا، دو گدھے اور ایک پرانی سی بندوق ہے جو وہ صرف اس وقت استعمال کرتا ہے جب کوئی اجنبی قافلہ راستہ بھول کر اس طرف آ نکلے۔ یہ کہانی اسی چرواہے کے ایک ہفتے کی ہے جو اس نے ریگزار کے جنوبی کنارے پر گزارا۔

چرواہے کا نام اس کے گاؤں میں سب صرف ’ماما‘ کہتے ہیں۔ اس کی عمر ساٹھ کے لگ بھگ ہے اور وہ پچاس برس سے اسی ریگزار کے کنارے اپنے والد کے ساتھ رہ رہا ہے۔ ماما کا کہنا ہے کہ ریگزار کی ریت ہر رات اپنی جگہ بدل لیتی ہے، اور جو چرواہا اس کے نشانات پڑھنا نہ جانتا ہو وہ اپنا ریوڑ کھو بیٹھتا ہے۔ اس ہفتے ماما کے ریوڑ میں پانچ بچے پیدا ہوئے اور دو بوڑھی بکریاں راستے میں گر کر مر گئیں، جنہیں اس نے وہیں دفن کر دیا تاکہ گدھ اور لومڑی قافلے کو نہ دیکھ سکیں۔

ہفتے کی شروعات اس نے ریوڑ کو ایک نئے چراگاہ کی طرف ہانکنے سے کی۔ راستہ تقریباً بارہ کلومیٹر لمبا تھا اور درمیان میں ایک خشک نالہ پڑتا تھا جس میں برسات کے دنوں میں پانی بہتا ہے۔ ماما نے بتایا کہ اگر بکریاں نالے کے کنارے رک جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اوپر کہیں بادل برسا ہے۔ اس دن ریوڑ رکا نہیں، بکریاں خود بخود نالے کی طرف مڑ گئیں اور ماما کو صرف ان کے پیچھے چلنا پڑا۔ شام کو جب وہ واپس آیا تو نالے میں واقعی پانی کی پتلی دھار بہہ رہی تھی۔

کتے کا نام ماما نے ’کالو‘ رکھا ہے۔ کالو نہ بھونکتا ہے نہ بھاگتا ہے، صرف گھورتا ہے اور اگر کوئی اجنبی قریب آئے تو اس کے گلے سے ایک دھیمی سی غراہٹ نکلتی ہے جو سو گز دور سے سنائی دیتی ہے۔ ماما کہتا ہے کہ کالو نے پانچ بھیڑیے دیکھے ہیں اور ایک بار ایک بھیڑیے کا پیچھا کیا تو واپس نہیں آیا۔ گدھوں کا کام بوجھ ڈھونا ہے اور وہ اپنا کام خاموشی سے کرتے ہیں، بس ایک دن ان کا بوجھ زیادہ ہو جائے تو وہ زور سے ڈکراتے ہیں تاکہ ماما سمجھ جائے کہ آرام کا وقت آ گیا ہے۔

ہفتے کے آخر میں ماما نے ریوڑ کا حساب کیا۔ نئے بچے، مرنے والے جانور اور بیچی گئی بکریاں سب ایک کاپی میں لکھے جاتے ہیں جو وہ ایک پرانے تھیلے میں رکھتا ہے۔ اس کاپی میں اس کے والد کے زمانے کے نشان بھی ہیں جو اب مٹ چکے ہیں مگر ماما ان کو پڑھ لیتا ہے جیسے کوئی پرانا خط پڑھتا ہو۔ اس کا کہنا ہے کہ ریگزار میں لکھا ہوا حساب ہی واحد چیز ہے جو ریت نہیں مٹاتی۔

ریگزار کے ایک ہفتے میں ریوڑ کا ہر جانور کیا کرتا ہے

ماما کے ریوڑ میں ساٹھ بکریاں ہیں، لیکن ہر بکری ایک جیسی نہیں۔ ایک بکری ہمیشہ سب سے آگے چلتی ہے اور باقی سب اس کے پیچھے آنکھ بند کر کے چلتے ہیں۔ ماما کہتا ہے کہ یہ بکری ریوڑ کی آنکھ ہے اور اگر وہ بیمار پڑ جائے تو پورا ریوڑ رک جاتا ہے۔ دوسری بکری وہ ہے جو ہر شام واپسی پر سب سے پیچھے رہ جاتی ہے اور ماما کو اسے آواز دینی پڑتی ہے۔ تیسری بکری وہ ہے جو نمک کے پتھر کو سونگھ کر پہچانتی ہے کہ کون سا پتھر چاٹنا ہے اور کون سا زہریلا ہے۔ ماما کا کہنا ہے کہ یہ بکری اس کی استاد ہے اور وہ اس سے سیکھتا ہے کہ نئی چراگاہ میں کیا کھانا ہے۔

گدھوں کا کام بوجھ ڈھونا ہے اور وہ اپنا کام خاموشی سے کرتے ہیں، سوائے اس دن کے جب بوجھ زیادہ ہو جائے۔ ماما کہتا ہے کہ گدھا اپنی طاقت جانتا ہے اور اگر اس پر ایک بوری زیادہ رکھ دو تو وہ کھڑا ہو جائے گا اور ایک قدم نہیں اٹھائے گا۔ کتا رات کو جاگتا ہے اور دن میں سوتا ہے، مگر اس کے کان ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔ ماما کہتا ہے کہ کالو کی نیند ہلکی ہے اور وہ ہر پتے کی سرسراہٹ پر اٹھ بیٹھتا ہے۔ یہ جانور ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور ماما کو ان کے درمیان کوئی جھگڑا یاد نہیں۔

ہفتے کی آخری رات ماما نے ریوڑ کو ایک اونچی جگہ پر روکا تاکہ وہ رات وہیں گزارے۔ اس نے آگ جلائی، چائے بنائی اور کاپی کھولی۔ اس رات اس کا بیٹا اس کے ساتھ بیٹھا تھا جو شہر سے چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ بیٹا کہتا ہے کہ وہ اس بار واپس نہیں جائے گا اور گاؤں میں کام ڈھونڈے گا، مگر ماما خاموش رہا اور صرف آگ کو دیکھتا رہا۔ یہ خاموشی ہی اس ہفتے کا سب سے بڑا جواب تھی۔

ماما نے بیٹے سے کہا کہ ریگزار اس کے بعد اکیلا رہ جائے گا اور اس کے بعد کوئی اور چرواہا آئے گا جو نہ نمک کے پتھر کو پہچانے گا اور نہ کالو کی آواز سنے گا۔ بیٹا خاموش رہا۔ ماما نے کاپی بند کی اور اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیا جیسے کسی زندہ چیز کو تھپکی دے رہا ہو۔ اگلی صبح وہ ریوڑ کو واپس گاؤں کی طرف لے گیا۔ راستہ وہی تھا جو آیا تھا، مگر ریت پر نئے نشان تھے جو کسی اور نے بنائے تھے۔ ماما نے کہا کہ یہ نشان اچھے ہیں، کوئی راستہ بھول گیا تھا مگر واپس آ گیا۔

ریگزار کے کنارے ریوڑ کے ساتھ ایک ہفتہ گزارنے والے چرواہے کی کہانی

(ہفتہ وار ڈائری — ریگزار کے کنارے)

صبح کے چار بجے ریگزار میں ابھی اندھیرا پوری طرح چھٹا بھی نہیں ہوتا، تو ریوڑ کے ساتھ ریگزار کے کنارے بیٹھا ایک چرواہا اپنی لاٹھی ٹیک کر اٹھتا ہے۔ اس کے ریوڑ میں ساٹھ کے قریب بکریاں ہیں اور ان کے ساتھ ایک کتا، دو گدھے اور ایک پرانی سی بندوق ہے جو وہ صرف اس وقت استعمال کرتا ہے جب کوئی اجنبی قافلہ راستہ بھول کر اس طرف آ نکلے۔ یہ کہانی اسی چرواہے کے ایک ہفتے کی ہے جو اس نے ریگزار کے جنوبی کنارے پر گزارا۔

چرواہے کا نام اس کے گاؤں میں سب صرف ’ماما‘ کہتے ہیں۔ اس کی عمر ساٹھ کے لگ بھگ ہے اور وہ پچاس برس سے اسی ریگزار کے کنارے اپنے والد کے ساتھ رہ رہا ہے۔ ماما کا کہنا ہے کہ ریگزار کی ریت ہر رات اپنی جگہ بدل لیتی ہے، اور جو چرواہا اس کے نشانات پڑھنا نہ جانتا ہو وہ اپنا ریوڑ کھو بیٹھتا ہے۔ اس ہفتے ماما کے ریوڑ میں پانچ بچے پیدا ہوئے اور دو بوڑھی بکریاں راستے میں گر کر مر گئیں، جنہیں اس نے وہیں دفن کر دیا تاکہ گدھ اور لومڑی قافلے کو نہ دیکھ سکیں۔

ہفتے کی شروعات اس نے ریوڑ کو ایک نئے چراگاہ کی طرف ہانکنے سے کی۔ راستہ تقریباً بارہ کلومیٹر لمبا تھا اور درمیان میں ایک خشک نالہ پڑتا تھا جس میں برسات کے دنوں میں پانی بہتا ہے۔ ماما نے بتایا کہ اگر بکریاں نالے کے کنارے رک جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اوپر کہیں بادل برسا ہے۔ اس دن ریوڑ رکا نہیں، بکریاں خود بخود نالے کی طرف مڑ گئیں اور ماما کو صرف ان کے پیچھے چلنا پڑا۔ شام کو جب وہ واپس آیا تو نالے میں واقعی پانی کی پتلی دھار بہہ رہی تھی۔

کتے کا نام ماما نے ’کالو‘ رکھا ہے۔ کالو نہ بھونکتا ہے نہ بھاگتا ہے، صرف گھورتا ہے اور اگر کوئی اجنبی قریب آئے تو اس کے گلے سے ایک دھیمی سی غراہٹ نکلتی ہے جو سو گز دور سے سنائی دیتی ہے۔ ماما کہتا ہے کہ کالو نے پانچ بھیڑیے دیکھے ہیں اور ایک بار ایک بھیڑیے کا پیچھا کیا تو واپس نہیں آیا۔ گدھوں کا کام بوجھ ڈھونا ہے اور وہ اپنا کام خاموشی سے کرتے ہیں، بس ایک دن ان کا بوجھ زیادہ ہو جائے تو وہ زور سے ڈکراتے ہیں تاکہ ماما سمجھ جائے کہ آرام کا وقت آ گیا ہے۔

ہفتے کے آخر میں ماما نے ریوڑ کا حساب کیا۔ نئے بچے، مرنے والے جانور اور بیچی گئی بکریاں سب ایک کاپی میں لکھے جاتے ہیں جو وہ ایک پرانے تھیلے میں رکھتا ہے۔ اس کاپی میں اس کے والد کے زمانے کے نشان بھی ہیں جو اب مٹ چکے ہیں مگر ماما ان کو پڑھ لیتا ہے جیسے کوئی پرانا خط پڑھتا ہو۔ اس کا کہنا ہے کہ ریگزار میں لکھا ہوا حساب ہی واحد چیز ہے جو ریت نہیں مٹاتی۔

ریگزار کے ایک ہفتے میں ریوڑ کا ہر جانور کیا کرتا ہے

ماما کے ریوڑ میں ساٹھ بکریاں ہیں، لیکن ہر بکری ایک جیسی نہیں۔ ایک بکری ہمیشہ سب سے آگے چلتی ہے اور باقی سب اس کے پیچھے آنکھ بند کر کے چلتے ہیں۔ ماما کہتا ہے کہ یہ بکری ریوڑ کی آنکھ ہے اور اگر وہ بیمار پڑ جائے تو پورا ریوڑ رک جاتا ہے۔ دوسری بکری وہ ہے جو ہر شام واپسی پر سب سے پیچھے رہ جاتی ہے اور ماما کو اسے آواز دینی پڑتی ہے۔ تیسری بکری وہ ہے جو نمک کے پتھر کو سونگھ کر پہچانتی ہے کہ کون سا پتھر چاٹنا ہے اور کون سا زہریلا ہے۔ ماما کہتا ہے کہ یہ بکری اس کی استاد ہے اور وہ اس سے سیکھتا ہے کہ نئی چراگاہ میں کیا کھانا ہے۔

گدھوں کا کام بوجھ ڈھونا ہے اور وہ اپنا کام خاموشی سے کرتے ہیں، سوائے اس دن کے جب بوجھ زیادہ ہو جائے۔ ماما کہتا ہے کہ گدھا اپنی طاقت جانتا ہے اور اگر اس پر ایک بوری زیادہ رکھ دو تو وہ کھڑا ہو جائے گا اور ایک قدم نہیں اٹھائے گا۔ کتا رات کو جاگتا ہے اور دن میں سوتا ہے، مگر اس کے کان ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔ ماما کہتا ہے کہ کالو کی نیند ہلکی ہے اور وہ ہر پتے کی سرسراہٹ پر اٹھ بیٹھتا ہے۔ یہ جانور ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور ماما کو ان کے درمیان کوئی جھگڑا یاد نہیں۔

ہفتے کی آخری رات ماما نے ریوڑ کو ایک اونچی جگہ پر روکا تاکہ وہ رات وہیں گزارے۔ اس نے آگ جلائی، چائے بنائی اور کاپی کھولی۔ اس رات اس کا بیٹا اس کے ساتھ بیٹھا تھا جو شہر سے چھٹی پر آیا ہوا تھا۔ بیٹا کہتا ہے کہ وہ اس بار واپس نہیں جائے گا اور گاؤں میں کام ڈھونڈے گا، مگر ماما خاموش رہا اور صرف آگ کو دیکھتا رہا۔ یہ خاموشی ہی اس ہفتے کا سب سے بڑا جواب تھی۔

ماما نے بیٹے سے کہا کہ ریگزار اس کے بعد اکیلا رہ جائے گا اور اس کے بعد کوئی اور چرواہا آئے گا جو نہ نمک کے پتھر کو پہچانے گا اور نہ کالو کی آواز سنے گا۔ بیٹا خاموش رہا۔ ماما نے کاپی بند کی اور اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیا جیسے کسی زندہ چیز کو تھپکی دے رہا ہو۔ اگلی صبح وہ ریوڑ کو واپس گاؤں کی طرف لے گیا۔ راستہ وہی تھا جو آیا تھا، مگر ریت پر نئے نشان تھے جو کسی اور نے بنائے تھے۔ ماما نے کہا کہ یہ نشان اچھے ہیں، کوئی راستہ بھول گیا تھا مگر واپس آ گیا